یہ سہراب لوگوں سے کہنے لگا — کوئی آکے جاسوس کاؤس کا

خود اپنی دکھلا گیا اب یہاں — خبر لے گیا آن کر بے گمان

عوض زندہ کا صبحدم جا کے اون — کروں ایک لشکر کو میں غرق خون

چھوڑوں سحر زندہ کاؤس کو — ملاؤں تہ خاک و خون طوس کو

زبان پر تھا سہراب کے یہ سخن — ادھر شام سے رستم پیلتن

یہ کہتا تھا اے بادشاہ جہان — کروں کیا میں سہراب کا اب بیان

جوان ہے قوی ہیکل و زور مند — قد اوسکا ہے مانند نخل بلند

تکلف نہیں اسمیں کچھ زینہار — بعینہ ہے ہمشکل سام سوار

یہ چاہے ہے اب چرخ فیروزہ رنگ — پدر اور پسر میں ہم ہووے جنگ

سنی اور دیکھی بہت رزم بزم — پر اب سنیے سہراب و رستم کی جنگ

داستان جستن سہراب نشان رستم از ہجیر و ہومان و بارمان و نیافتن سراغ

کہا پھر یہ سہراب نے ہو کہاں
سراپردہ رستم پہلوان

دلاسا دیا اوسنے پانچ دین
کہ وہ زابلستان سے آیا نہین

کہا پھر یہ اوسنے رہِ لطف سے
اگر تو بتلا نشان تہمتن سے مجھے

تو ہو قید سے تا کہ جلدی رہا
کرون تجھپہ صرف لطف و عطا

جواب اوسنے اوسکو دیا پھر وہی
جو پہلے کہا تھا کہا پھر وہی

ہوا پھر وہ تند اور کہا ای ہجیر
نہین یہ تری بات کچھ دلپذیر

اگر چاہتی خیر چاہے ہے تو
تو کہہ راستی اب مرے روبرو

تہمتن کا خیمہ بھی ہوگا مگر
تو زنہار اب مجھسے پنہان نکر

کرون ورنہ تن سے ترا سر جدا
کرون قید ہستی سے تجکو رہا

کیا اوسنے پر اوس سے انکار صاف
وہ لایا نہ باہر یہ گفتار صاف

کہ کیا ہی یہ تندی و قہر و غضب
عبث ہو مرے ساتھ یہ کینہ اب

تہمتن کی مجکو خبر کچھ نہیں
تو کھینچے ہو کس واسطے تیغ کین

یہی جیتے ہے تو بہانہ ہی کیا
مرے تن سے کر شوق سے سر جدا

ولیکن نہ نکلا کوئی نامور ۔ کہ تھا دلمیں ہر اک کے خوف و خ
کوئی جب نہ اوسکا ہوا ہم نبرد ۔ ہوا تب خروشندہ وہ شیر مرد
کہ شاہوں کو غیرت ذرا چاہیے ۔ نہ جنگ آوروں سے ڈرا چا
چھوڑا تاہی دل رزم سے جو شہا ۔ تو کیوں نام کا ڈھول بیار
یہ آواز کاؤس نے دی وہیں ۔ کہ اے نامداران ایران زمیں
کوئی جلد رستم سے جاکر کہو ۔ کہ یارا نہیں ہے کسی گرد کو
جو اس گرد سے جاکے ہو کینہ خواہ ۔ ہراسان و خائف ہے یکسر سپا
وہاں طوس پیش تہمتن گیا ۔ تہمتن سے یہ ماجرا سب کہا
کیا تھا یہ رستم نے اوسدم قرار ۔ کہ پہلے کرونگا نہ میں کارزار
کوئی اور جاکر سوے رزم گاہ ۔ بد اندیش سے آج ہو کینہ خوا
مبادا جو سب پہلوان تن نہ ہون ۔ تو پھر میں نبرد آزما اس سے ہون
دلے طوس نے جب کیا یہ بیان ۔ تو ناچار پھر رستم پہلوان
پہن کر زرہ رخش پر ہو سوار ۔ گیا سوے میدان پے کارزار

ہم ضرب پر ضرب تھی بے دریغ
شکستہ ہوئی آخر کار تیغ

لیا ہاتھ پر پھر عمود گران
لڑے اسقدر ہر دو جنگ آوران

کہ حیران رہا دیکھ چرخ کبود
ہوئے آخرش کج سراسر عمود

ہوئی پارہ پارہ زرہ یک قلم
رہا پھر نہ زنہار گھوڑوں میں دم

عرق میں ہوا تر سراپا بدن
ہوئے خشک یکدست کام و دہن

جداگانہ پھر دونوں ایستادہ ہو
وہ سہراب اور رستم نامجو

برابر راست کرنے لگے اپنا دم
ولیکن نہ کینہ ہوا دل سے کم

تہمتن یہی دل میں کہنے لگا
کہ اس قدرت و قوت و زور کا

نہ زنہار دیکھا جہان میں بشر
نہ ہرگز کوئی دیو آیا نظر

پھر اتنے میں سہراب نے یوں کہا
کہ تیر و کمان سے ہو جنگ آزما

بہم دو بدو لیکر کمان و خدنگ
دلیران جنگی لگے کرنے جنگ

ہوئے دم میں ترکش تہی سر بسر
ہوا ایک نہ ایک تیر بھی کارگر

پھر لیکر گرز ہمدگر بعد ازان
لگے زور کرنے وہ دو نوجوان

[illegible]

تو جنگ دلیران سے واقف نہین | جبث ہی یہ بیباکی و بغض و کین
ذرا صبر کر شبکو آج اے جوان | سحر تو ہے اور سیر اگرز گران
سوا اسکے گر اب ہی خواہان جنگ | تو پھر ہو مقابل مرے بیدرنگ
اوسے بھی نہ تھی رزم کی تاب پھر | گیا اپنے لشکر مین سہراب پھر
وہان سے وہ سہراب جسدم گیا | سرا پردے مین اپنے رستم گیا
تہمتن کو شہ نے کیا پھر طلب | جب آیا تو پوچھا وہ احوال سب
وہ بولا کہ اے شاہ فرخ خصال | بڑا ہی دلاور ہے یہ خردسال
تن اوسکا ہی آہن سے بھی سخت تر | موثر نہین جسپہ تیغ و تبر
اثر اوسپہ کرتا نہین زینہار | مرا گرز بازو دم کارزار
تسلی اوسے دیکے شہ نے کہا | کریگا ظفریاب تجکو خدا
شہنشہ سے رخصت ہوا پیلتن | ترواره سے جاکر کہا یہ سخن
کہ سہراب ہر چند ہی خردسال | وے اوسکو ہی زور و قوت کمال
خدا جانے کیا پیش آوے سحر | زہے بخت گر ہم قرین ہو ظفر

[illegible]

ولیکن یہ رستم نہیں زینہار	یقین جان تو اے پل نامدار
تو سمجھا یہ کہ راست گفتار ہے	ہمارا ہوا خواہ و غمخوار ہے

جنگ رستم و سہراب بروز دوم
و زیر آمدن رستم در کشتی

ہوا مہر تاباں جو پرتو فگن	تو سہراب اور رستم پیلتن
ہیں گرز رہ رخش پہ ہو سوار	گئے سوے میدان پے کارزار
ولے تم سہراب کا دل ہوا	سو الفت و مہر مائل ہوا
تہمتن سے پہلے ہوا صلح جو	کہا دو ہیں ہانسکر ای تند خو
مصمم کیا تو نے اب کیں کیا	ارادہ لڑائی کا یا صلح کا
یہ بہتر ہے ہم تم ہوں ازرم خواہ	کریں آستی اور شام و پگاہ
ہم محفل آرا ہو ہم می نوش ہوں	بہ بانگ نی و می طرب کوش ہوں

نہیں مجھ کو اعتبار سخن

یہ کہکر وہ دونون یل نامدار | لگے کرنے کشتی کے فن آشکار
کیا زور رستم نے وان حد سی بیش | گیا آگے سہراب کے کچھ نہ پیش
ہوا وہ خروشندہ چون پیل مست | کیا زور سے اوسنے رستم کو پست
جو کھینچا پکڑکر کمر بند کو | تو سنبھلا نہ پھر رستم نامجو
زمین سے بہم پشت رستم ہوئی | خرابی بہ تیغ پر خشم ہوئی
گرا خاک پر جب یل نامور | تو سہراب بیٹھا اوسین سینہ پر
لیا کھینچ پھر خنجر آبگون | یہ چاہا کہ اوسکو کرے غرق خون
کیا حیلہ رستم نے اوسوقت وان | لگا کہنے سہراب سے ایجوان
یہان کے یہ آئین نہین زینہار | کرے زیر جسکو کوئی ایک بار
تو سر کو کرے اوسکے تن سے جدا | مگر ہو وگر بار دو زیر آ تو ہا
اوسے قوت و زور سے لا کے زیر | کرے شوق سی قتل پھر وہ دلیر
یہ سنکر وہ اوسکے اوٹھا سینے سے | غرض ہاتھ اوٹھایا اوسین کینے سے
گیا پھر وہ سہراب فرخ نہاد | طرف اپنے لشکر کے خندان و شاد

داستان کشته شدن سهراب از دست رستم بروز دگر و نوحه کردن مادرش

نہین چارہ زیادہ بیش تھا
ابہی تھا سہراب بیہوش
ادہر رستم ...
جو دیکہا ...

تمناے دل کچھ نہ حاصل ہوئی
جو دریا مین اب ہوکے مسکن گزین
مرا باپ تجکو نہ چہوڑیگا دان
کہا نام کیا اوسنے تب یون کہا
جب اوس خستہ تن سے سنا یہ سخن
گرا ہوکے بیہوش بس خاک پر
لگا کہنے اوس سے یہ گریہ کنان
کہ مین ہی سیہ بخت رستم ہون آہ
یہ سہراب نے سنکے پاسخ دیا
بہت گرم الفت مرا دل ہوا
نشانی تو دیکہ اب زرہ کہولکر
نہین زخم سے اب ہی طاقت مجھی
جو وہ مہرہ دیکہا زرہ کہولکر

بناک عدم جان واصل ہوئی
دیا جاے بالاے چرخ برین
کریگا ہلاک آن کر تجکو ان
کہ ہے نام رستم مرے باپ کا
تو غمگین ہوا رستم پیلتن
جب آیا ذرا ہوش تب نالہ کر
ترے پاس رستم کا ہی کیا نشان
جہان جسکی آنکھین نہو دیکہتا
کہ صد حیف اے گرد کشور کشا
دلے تو ادہر کچھ نہ مائل ہوا
کہ ہی مہرہ بازو پہ میرے بندہا
جو کہولون زرہ اور دکہاؤن تجھ
تو رستم نے پہر شور و نالہ کیا

اگر زندہ رہتا تو ہمرا ایک پر
مراعات کرتا میں شام و سحر

پدر بعد میرے مدارا کرے
تلطف مرا ہم آشکارا کرے

جگر خستہ نے جو کہ اوسدم کہا
تہمتن نے یکسر پذیرا کیا

کہا پھر یہ رستم نے گودرز کو
کہ جا کر حضور شہ نامجو

جو ہے خاص تر نوشدارو وہ لا
مگر اوس سے چارہ ہو سہراب کا

وہیں آکے پیش شہ نامدار
ہوا نوشدارو کا وہ خواستگار

لگا کہنے سنکر یہ شاہ جہان
مہیا ہے وہ نوشدارو یہان

کہ جس سے ہو سہراب بہتر درست
توانا و زور آور و چاق و چست

پر اے پیر مرد خجستہ صفات
کچھ ہے یاد رستم کی اوس کی وہ بات

کہ کیا کیا مجھے نا ملائم کہا
نہ باہر جو آیا وہ اوسدم کیا

کیا سرکشی سے نہ پاس ادب
وہ در رسم دی ہاتھ سے اوس نے سب

سخنہائے دشوار کہکر گیا
اوسے قید کوئی نہ یاں کر سکا

سوا اسکے سہراب کی گفتگو
سنی خوب تجھ نے وہ واقف ہے تو

ہوا داور کے ماتم مین پیر و جوان — خروشان و گریان و نالہ کنان

گیا شاہ کاؤس رستم کے پاس — جو دیکھا تو وہ ہی بہت بیحواس

کہا سخت ماتم ہے اور قہر درد — ولے کچھ نہین چارہ ای نیکمرد

ہر اک کو ہے آخر یہی رہگذر — کوئی دیر جاوے کوئی زود تر

سمجھ اب تو دانا و ہشیار ہے — شکیبائی و صبر درکار ہے

کیا عرض رستم نے ای تاجدار — ہوا سو ہوا کچھ نہین اختیار

ولے یہ وصیت ہی سہراب کی — کہ تم کون پہ کیجیو نہ لشکرکشی

یہی عرض کرتا ہون اب بار بار — یہ لطف و کرم کا ہون امیدوار

...دہوبان کی حرمت رکھو تم نگاہ — ہوئے پراگندہ اوسکی سپاہ

کرو رخصت اوسکو بعز و وقار — یہ سنکر لگا کہنے یون شہریار

ہوا اب جو تجھ پر یہ رنج و الم — تو میرے بھی دل کو ہوا درد و غم

پذیرا کیا مین نے تیرا سخن — مجھے پاس خاطر ہی ای پیلتن

لڑین مجھ سے گو ترک اب سرکشی — کرون مین نہ زنہار لشکرکشی

لیا کھینچ مردم نے پھر دوڑ کر / ولیکن جلے سربسر موے سر

تن نازنین بھی ہوا داغ داغ / جہان اوسکی نظرونمین تھا بیچراغ

لگی باپ سے کہنے اے نامجو / کیا قتل رستم نے سہراب کو

سوسیستان کھینچ جلدی سپاہ / تہمتن سے چلکر تو ہو کینہ خواہ

کہا اوسنے اے دختر نازنین / سپہ اپنی رستم کے ہمسر نہین

دیا شاہ نے جب وسے یہ جواب / تو پھر دلمین کھا کر بہت پیچ و تاب

گئی آپ تہمینہ لیکر سپاہ / سوسیستان بادل کینہ خواہ

قریب آنکر اوسنے اک پہلوان / روانہ کیا اور کہا یون کہ ہان

تہمتن سے جاکر تو کہہ یہ سخن / کہ تہمینہ آپہونچی اے پیلتن

وہ لائی ہے ساتھ اپنے فوج گران / دلیران و گردان جنگ آوران

لگے ہے دلمین سب عزم جزم / کرے سر کو تیرے قلم وقت رزم

فرستادہ پیش تہمتن گیا / سنا تھا جو اوسنے وہ لکھکر کیا

یہ سنکر سراسیمہ رستم ہوا / پشیمان بہت دلمین و سدم ہوا